مدیر کے نام

دانش یار ،لاہور

سید منورحسن صاحب نے 'اشارات' (اکتوبر۲۰۱۲ء) میں بجا توجہ دلائی ہے کہ توسیع دعوت کے لیے اپنے لٹریچر کا مطالعہ، انفرادی ملاقاتیں اور منصوبہ بندی سے شخصی اور انفرادی رابطے کے بغیر منظرنامۂ عالم پر جماعت اسلامی اپنا وجود ثابت نہ کر پائے گی۔

راجا محمد ظہور ، چیچہ وطنی

'اسلام اور ناموسِ رسالتؐ پر کروسیڈی حملے اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داری' (اکتوبر۲۰۱۲ء) بڑا مدلل اور اپنے موضوع پر جامع تجزیہ ہے۔ مصر کے حالات کے متعلق اخبارات میں متضاد چیزیں آتی رہیں، لیکن ارشادالرحمٰن نے مصر کے پوست کندہ [بے لاگ] حالات ہمارے سامنے رکھ دیے جس سے مکمل معلومات حاصل ہوئیں۔

عبدالرشید عراقی ،سوہدرہ، گوجرانوالہ

'حمیدہ قطب بھی چل بسیں' (اکتوبر۲۰۱۲ء) میں اُن کے برادر سید قطب شہیدؒ کی حق گوئی اور اُن کی استقامت وعزیمت کی مثال بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ حق وصداقت کے پیش نظر شہادت کو قبول کرلیا لیکن اپنی زبان کو جھوٹ سے آلودہ نہیں کیا۔ اسی طرح حمیدہ قطبؒ نے بھی اپنے اُوپر لگائے گئے الزامات کو قبول کرلیا، مگر ان کے پاے استقلال میں لغزش نہیں آئی، اور دونوں بہن بھائی اپنی زندگی کا بیش تر حصہ جیل کی سلاخوں میں گزار کر اپنا نام تاریخ میں ثبت کرگئے۔

حافظ افتخار احمد خاور ، لاہور

'مصر، اخوانی صدر کے فیصلے اور کارکردگی' (اکتوبر۲۰۱۲ء) نظر سے گزرا۔ اخوانی صدر کے فیصلے یقیناً مصری عوام کے لیے ایک نعمت غیرمترقبہ ہیں۔ مصری عوام کو بھی ڈاکٹر محمد مُرسی جیسے اسلام پسند اور جرأت مند صدر کا شکرگزار ہونا چاہیے۔

زاہدہ حمید، کراچی

'حج اور عمرہ: چند توجہ طلب اُمور' (اکتوبر۲۰۱۲ء) اہم مضمون ہے اور عملی مسائل کے حوالے سے رہنمائی دی گئی ہے، تاہم بروقت ہونا چاہیے تھا۔ اب تو لوگ حج کے لیے روانہ ہوچکے ہیں، استفادہ نہ کرسکیں گے۔ حج سے متعلق تحریریں حاجیوں کی روانگی سے قبل شائع ہوں تو زیادہ مفید ہوں۔

بشیر احمد، لاہور

'حج اور عمرہ: چند توجہ طلب امور' (اکتوبر ۲۰۱۲ء) میں سیر حاصل باتیں لکھی گئی ہیں۔ تاہم چند باتیں وضاحت طلب بھی ہیں: سورۂ بقرہ کی آیت ۱۹۷ کے ترجمے سے احتمال ہوتا ہے کہ حج کے دوران شاید میاں بیوی کا ازدواجی تعلق بھی اس پورے سفر میں منع ہے، حالانکہ یہ ممانعت صرف احرام کی حالت میں ہے نہ کہ سارے سفر کے دوران۔ خانہ کعبہ کے استلام کے تحت حضوؐر کے عملِ مبارک میں خانہ کعبہ کے استلام میں حجرِاسود کے ساتھ ساتھ رکن یمانی کا بھی لکھا ہے (ص ۵۲)، جب کہ آج کل جتنے کتابچے اور کتابیں حج اور عمرہ کے متعلق ملتے ہیں اور جو حجاج عمل کرتے ہیں اس میں صرف حجرِاسود کا استلام کرتے ہیں۔ 'طوافِ وداع میں سرزد ہونے والی خطائیں' (ص ۵۸) پر غالباً مصنف نے طوافِ زیارت کو طوافِ وداع لکھا ہے۔ طوافِ زیارت تو ۱۰ ذی الحج کو قربانی اور حلق کے بعد احرام کھول کر عام لباس میں مکہ مکرمہ جاکر کرنا ہوتا ہے اور پھر واپس منیٰ آجانا ہے۔

احمد علی محمودی، حاصل پور

'میڈیا کی آزادی پر میڈیا کا شب خون' از انصار عباسی (ستمبر ۲۰۱۲ء) گھر کے فرد کی سچی گواہی ہے کہ کس طرح یہود و ہنود کے ایجنٹوں نے میڈیا کو اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ ٹی وی چینل اور اینکر پرسنز کی زبانیں بند کرنا کہ وہ فحاشی اور بداخلاقی اور غیر قانونی انڈین چینل کے موضوع پر کوئی بات نہ کرسکیں، قوم و ملک کے لیے لمحۂ فکریہ اور آزادیِ صحافت پر ایک سنگین یلغار ہے۔ ان حالات میں باضمیر اور جرأت مند مذہبی، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور صحافیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ میڈیا میں چھائی ہوئی فحاشی و عریانی کے خلاف بھرپور آواز بلند کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر سید ظاہر شاہ، پشاور

انگریزی ذریعۂ تعلیم کے ذریعے جہاں انگریزی تہذیب و ثقافت بھی پھیلتی اور فروغ پاتی ہے، وہاں ہماری اپنی ثقافت و روایات بھی سکڑتی چلی جاتی ہیں۔ اب کتنے افراد ہجری کیلنڈر اور تاریخوں سے واقفیت رکھ کر ان کو اپنے خطوط اور مراسلوں میں استعمال کرتے ہیں؟ اسی طرح کتنے ہی گھرانوں میں بچے اُردو زبان کے ہندسے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے ہیں، (بجاے ابوجان اور امی جان کے) ڈیڈ اور ممی وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ بچپن سے بچے کے ذہن میں یہ غلامانہ تصور بیٹھ جاتا ہے کہ دستخط صرف انگریزی زبان میں ہوتے ہیں۔ صرف چند کو مستثنا کرکے تقریباً تمام پاکستانی انگریزی زبان میں دستخط کرتے ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں تہذیب و ثقافت اور اقدار کا خاصا بڑا حصہ بن جاتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی تہذیب و ثقافت اور اقدار و روایات کے سب سے پہلے ہم امین بن جائیں، اور گردونواح میں اس کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔

محمد عمار فیضان، (بذریعہ ای میل)

ہر سال حجاب ڈے کو ایک مخصوص نام اور پروگرامات کے تحت منانا کہیں اسلامی روایات میں نظر نہیں آتا۔ آج ہم بہت مزے سے مغرب کے منائے جانے والے دنوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور اپنی نسلوں کو یہ بتاتے ہیں کہ کوئی دن محبت کا نہیں ہوتا، کوئی خاص دن ماں اور باپ کی خدمت کا نہیں ہوتا، کوئی ویلنٹائن ڈے نہیں ہوتا، لیکن اس کے ساتھ ہی سال میں ایک 'حجاب ڈے' ہوتا ہے۔

طلال، ہلال، عاکفہ، منیرہ، اسلام آباد کسی فلم میں ایکٹریس کا نام عائشہ، خدیجہ، فاطمہ دیکھ کر، سن کر دل کو بڑی اذیت ہوتی ہے۔ یہ اداکارائیں جو چاہیں حرکتیں کریں مگر خدا کے لیے ہم مسلمانوں پر اتنا رحم کریں کہ نام تبدیل کرلیں۔ 'فاطمہ کھاد' بھی تکلیف دہ ہے۔ جب کراچی میں بازارِ محمد کا اشتہار آیا تو احتجاج ہوا اور نام بازارِ فیصل کر دیا گیا!

محیط اسماعیل، لاہور سرورق از حد پیارا اور چار رنگوں کا باوقار امتزاج لیے ایک خوش گوار تاثر چھوڑتا ہے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ اللہ کا لفظ عربی رسم الخط میں دیں۔

فقیر واصل واسطی، لاہور

'جنسی تعلیم اسلامی اقدار کی تناظر میں' (جون ۲۰۱۲ء) بہت ہی اچھا لکھا۔ مگر اس میں بھی ڈاکٹر صاحب کی شانِ اجتہادی نمایاں ہے۔ دو مثالیں ملاحظہ ہوں۔ قرآن کریم جنسی جذبے کو حلال و حرام اور پاکیزگی اور نجاست کے تناظر میں بیان کرتا ہے تاکہ حصولِ لذت ایک اخلاقی ضابطے کے تحت ہو نہ کہ فکری اور جسمانی آوارگی کے ذریعے۔ چنانچہ عقیدۂ نکاح کو ایمان کی تکمیل اور انکارِ نکاح کو اُمت مسلمہ سے بغاوت کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے (ص ۶۴)۔ پتا نہیں یہ کسی آیت کا ترجمہ ہے یا حدیث کا، یا کوئی اجماعی قانون ہے؟ ایک اور جگہ وعن شبابہ فیما ابلاہ سے درج ذیل نتیجہ اخذ کیا ہے۔ احادیث بار بار اس طرف متوجہ کرتی ہیں کہ یوم الحساب میں جو سوالات پوچھے جائیں گے، ان میں سے ایک کا تعلق جوانی سے ہے اور دوسرے کا معاشی معاملات سے۔ گویا جنسی زندگی کا آغاز شادی کے بعد ہے، اس سے قبل نہیں (ص ۶۶)۔ ایک تو یہ کہ الفاظِ حدیث عام ہیں۔ دوسرے یہ کہ جوانی اور شادی میں کیا نسبتِ مساوات ہے؟

محمد اصغر، پشاور

'اسلام کے اقتصادی نظام کے نفاذ کا پہلا قدم ــــ بیع سلم' (جون ۲۰۱۲ء) میں نجی سطح پر سود کے خاتمے کے قانون (۲۰۰۷ء) کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ اسی قانون کو صوبہ سرحد میں بھی نافذ کیا گیا تھا اور اے این پی کی موجودہ حکومت نے اسے غیر مؤثر کر دیا ہے۔ (ص ۵۴)

ریکارڈ کی درستی کے لیے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ راقم اُس ٹیم کا حصہ تھا جس نے پروفیسر خورشید احمد صاحب کی قیادت میں صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت کے دوران معیشت سے سود کے خاتمے کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا۔ ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے پنجاب اسمبلی کے مذکورہ بالا قانون کو اختیار/ نافذ

(adopt) نہیں کیا تھا بلکہ ایک الگ اور مربوط منصوبہ بندی کے تحت بنک آف خیبر ایکٹ کا ترمیمی بل ۲۰۰۴ء صوبائی اسمبلی سے منظور کروا کر بنک آف خیبر کی تمام سودی شاخوں کو اسلامی بنکاری کی برانچوں میں تبدیل کرنے کی راہ ہموار کی تھی۔ اس ایکٹ کا پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ ایکٹ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ تاہم صوبائی معیشت کو اسلامیانے کے لیے ایک الگ کمیشن جسٹس فدا محمد خان، جج شریعہ کورٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان کی صدارت میں قائم کیا گیا تھا جس کا راقم بھی رُکن تھا۔ اِس کمیشن نے بڑی محنت کے ساتھ رپورٹ مرتب کی کہ کس طرح صوبائی معیشت کو سود سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ افسوس کہ کچھ بیوروکریٹک کوتاہیوں اور اعلیٰ سیاسی قیادت کی عدم دل چسپی کے باعث کمیشن کی سفارشات حتمی شکل اختیار نہ کرسکیں اور ایم ایم اے کی حکومت کا دورانیہ مکمل ہوگیا۔

واضح رہے کہ اے این پی کی حکومت نے مکمل طور پر بنک آف خیبر کو دوبارہ سودی کاروبار میں تبدیل نہیں کیا بلکہ بنک کی پرانی سودی برانچوں کو اسلامی برانچیں بننے سے روکنے کے لیے بنک آف خیبر ایکٹ میں دوبارہ ترمیم کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ بنک آف خیبر میں اسلامی برانچوں کو غیر مؤثر کرنے یا نقصان پہنچانے میں (کوشش کے باوجود) کامیاب نہ ہوسکے۔ لہٰذا ایم ایم اے دور کا کام محفوظ اور intact ہے اور ان شاءاللہ جب دوبارہ ہمیں اقتدار ملے گا تو اسلامی بنکاری اور اسلامی معیشت کے کام کا آغاز وہیں سے ہوگا جہاں اِسے اے این پی اور پیپلز پارٹی کی مخلوط صوبائی حکومت نے پھیلنے سے روکا ہے۔

عالمی **ترجمان القرآن** ایک مشن، ایک پیغام، ایک دعوت ہے۔ ۸۰سال سے باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

آج دنیا میں حق و باطل کی جو کش مکش برپا ہے، اس کا سرا اس رسالے میں شائع ہونے والی تحریرات میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔

آپ رسالہ پڑھ لیتے ہیں، فائدہ اُٹھاتے ہیں، بہت اچھا کرتے ہیں۔ لیکن یہ کافی نہیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق ہر ماہ یہ رسالہ آگے پہنچائیں، اس سے جو خیر رُونما ہوگا آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ اپنے مقام پر رسالہ حاصل کرنے میں دِقت ہو تو دفتر سے رابطہ کیجیے۔ یہ دعوت پھیلانا سب سے اہم سنت نبویؐ ہے۔ آپؐ نے ساری زندگی اسی میں صرف کی ہے۔ اللہ نے آپ کو اسی کام کا مکلّف کیا ہے۔ پیچھے نہ ہٹیے، آگے بڑھیے۔ وقت کے ذریعے، مال کے ذریعے، صلاحیت کے ذریعے۔ باطل مغلوب ہونے کے لیے ہے، اللہ کا دین غالب ہونے کے لیے ہے۔

وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا (التوبہ ۹:۴۰)

عالمی ترجمان القرآن کے نئے موبائل فون نمبر

0307-4112700 , 0303-4488271 , 0345-4488271